12733 ـ عمدا اسقاط حمل كرانے والے پركيا واجب ہوتا ہے

سوال

آپ سے ميرى گزارش ہے كہ ميرے سوال كا جواب ضروردیں ، ميں اللہ تعالى كے سامنے توبہ كے ساتھ ساتھ يہ بھى جاننا چاہتاہوں كہ :
كيا جس عورت نے حمل سے چھٹكارا پانے كے ليے اسقاط كرا ديا ہو اس پركوئي محدد سزا پائي جاتى ہے ؟
اگر جواب اثبات ميں ہو تو يہ بتائيں كہ اس پر وہ سزا كون لاگو كرے گا ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

الحمدللہ

بچے كى شكل وصورت بننے كے بعد عمدا اسقاط حمل كروانے پرلازم ہے كہ وہ اس سے توبہ كرے ، كيونكہ اسقاط حمل جائز نہيں بلكہ حرام ہے ، اورحمل جب اورجيسے بھى ہواس كى حفاظت كرنا واجب اورضرورى ہے ، اورجنين كى ماں پرحرام ہے كہ وہ جنين كوتكليف دے يا كسى بھى چيز كے ساتھ اس پرتنگى كرے كيونكہ يہ ايك امانت ہے جسے اللہ تعالى نے اس كے رحم ميں ركھا ہے اوراس جنين كا بھى حق ہے ، لھذا اس كا اسقاط اوراس سےبرا سلوك كرنا جائز نہيں ہے ـ

شيخ فوزان حفظہ اللہ تعالى كہتے ہيں :

اگرحمل ميں روح پڑ چكى ہو اوراس ميں حركت پيدا ہوچكى ہو تواس كے بعد عورت سے اس كا اسقاط كروا ديا اوروہ مرگيا تواسے قتل شمار كيا جائے گا كہ اس عورت نے ايك جان كوقتل كيا ہے ، لھذا اس پر كفارہ لازم آئے گا جوايك غلام كى آزادى ہے ، اگر غلام نہ ملے تودوماہ كے مسلسل روزے ركھے گى جوكہ اس كى توبہ ہے ـ

يہ اس وقت جب حمل كوچارماہ گزر چكے ہوں ،كيونكہ اس ميں روح ڈالى جاچكى ہے ، اورجب اس كے بعد اسقاط كروائے گى جيسا كہ ہم نے ذكر كيا ہے كہ اس پركفارہ لازم آتا ہے ، لھذا يہ مماملہ بہت عظيم ہے اس ميں كوئي سستى اورتساہل سے كام نہيں لينا چاہيے ـ واللہ تعالى اعلم ـ

ديكھيں : كتاب : الفتاوى الجامعۃ للمراۃ المسلمۃ (3 / 1052) ـ

والله اعلم .